نئے سال کی آمد اور چند اہم امور

[urdu - اردو- أردو]

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ حسین بن عبد العزیز آل الشیخ -حفظہ اللہ-

مراجعہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نئے سال کی آمد اور چند اہم امور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر، ۱۲ نومبر ۲۰۱۲ ۱۳:۵۰

حمد وثناء کے بعد:

الوداع اے سال رفتہ! خوش آمدید اے سال نو!

ہر سال کے آغاز پر اور نئے سال کا سورج روشن ہونے پر انفرادی و جماعتی سطح پر اپنے گریبان میں جھانکنے اور اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تاکہ ماضی کا جائزہ لے کر اپنے حال کی اصلاح کی جاسکے اور صحیح منہج کے مطابق مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کی جاسکے تاکہ اغراض و مقاصد پورے ہوں اور مفادات کا حصول ممکن ہو، ہماری امت اسلامیہ جو کہ ان دنوں نئے سال کا استقبال کر رہی ہے اور سابقہ سال جو اپنے دامن میں بہت ہی بڑے بڑے حوادث وواقعات لے کر رخصت ہو گیا ہے اسے الوداع کہہ رہی ہے اسے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ ان چیلنجز کا ڈٹ کر مقابلہ کرے اور ان خطرات کا پامردی سے سامنا کرے جو اسے درپیش ہیں۔

اسی طرح امت مسلمہ کو اس بات کی بھی سخت ضرورت ہے کہ وہ صحیح موقف اختیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقوں کے مطابق ہوں، جن کے قواعد اور اصول اس امت کے دین اسلام کے قواعد و ضوابط، اس کے عقیدہ کے ثوابت و امتیازات اور اس کے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و طریقہ کے عین مطابق ہوں۔

بعض اہم امور و مواقف:

مسلمانو! بعض اہم امور ایسے بھی ہیں جن پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنا ضروری ہے جبکہ ہم اس سال نو کے آغاز میں ہی ہیں۔ اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے اس سال کو خیر و برکت کا سال بنا دے۔

ان امور و مواقف کو ہم ان نقاط کے تحت ذکر سکتے ہیں:

۱۔ دنیا فانی اور محاسبۂ نفس

مسلمانوں کا اپنی زندگی کے اس نئے سال کا استقبال کرنا ہی ایک بہت بڑا واقعہ ہے جو اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ یہ شب و روز مراحل اور سواریاں ہیں جو کہ ہمیں اس دنیا سے دور لئے جا رہے ہیں اور ہمیں آخرت کے قریب کئے جا رہے ہیں۔ قوم فرعون سے ایمان لانے والے شخص نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر جو بات کہی تھی اس کی حکایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اس نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی (چند روز کے لئے) فائدہ اٹھانے کی چیز ہے" (سورۃ المومن: ۳۹)

کیا ہمارا یہ ایک سال کو الوداع کہنا اور دوسرے سال کا استقبال کرنا ہماری ہمتوں کو عالی اور ہمارے عزائم کو بیدار کرے گا؟ صاحب توفیق وہ ہے جو اپنے حال کی اصلاح کے لئے کوشش کرے اور اپنی بقیہ زندگی کے دنوں میں کچھ کر گزرنے کی ٹھان لے تا کہ اس کا کل آج سے بہتر ہو اور اس کا آج گزشتہ کل سے افضل و اعلی ہو اور اس کا نیا سال اس کے گزشتہ سال سے اچھا ہو۔ عقلمند وہی ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اپنے حسابات کی جانچ پڑتال کرے، اعمال صالحہ کا توشہ جمع کر لے اور اپنے سابقہ گناہوں اور گزشتہ خطاؤں سے اپنے رب کی طرف توبہ نصوح کرے۔ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

"جس نے ایک ذرہ برابر بھی خیر و بھلائی کی ہوگی (قیامت کے دن) وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (الزلزلہ: ۷،۸)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے میرے بندو! میں تمہارے ان تمام اعمال کو گن گن کر تمہارے لئے محفوظ کروائے جارہاہوں اور پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ جسے بھلائی ملی وہ اپنے رب کا شکر ادا کرے اور جسے اس کے بر عکس کچھ بھگتنا پڑا تو وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے ۔(صحیح مسلم)

۲۔ ہر فتنے کا جواب اور ہر چیلنج کا مقابلہ

دوسرا اہم امر یہ ہے کہ ہمارا گزشتہ سال تو گزر گیا ہے جبکہ امت اسلامیہ مصائب و مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے۔ طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہے اسے بہکانے کی چیزیں عام ہیں وہ طرح طرح کے امتحانات سے دوچار ہے اور یہ سب اشیاء افراد امت سے اور ابناء اسلام سے فوری حل چاہتی ہے کہ وہ عزم صادق اور پختہ ارادہ کریں کہ انفرادی طور پر بھی ، معاشروں کی سطح پر بھی اور حکام و امراء کیا اور عوام و محکوم کیا ہر سطح پر اور ہر شخص اپنی اپنی اصلاح کرے گا اور یہ اس یقین کے ساتھ کہ ہم میں سے کسی کو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امت کی ناک میں دم کر دینے والوں ان بحرانوں اور تباہ کن حالات سے نجات کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم صاف ستھرے اور حقیقی اسلام کو لیں، وہ خالص اسلام جو قرآن کی شکل میں نازل ہوا ہے جسے پوری کائنات کے سردار نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم لے کر آئے ہیں اور جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا تھا۔ جی ہاں ! صاف ستھرا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات مہیا کرتا ہے، وہ شعبۂ سیاسیات ہو یا اقتصادیات، اس کا تعلق کلچر وثقافت سے ہو یا اجتماعیات ومعاشروں سے، اسے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنایا جائے صرف علمی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی، حکمرانی وجہانبانی میں بھی اور اپنے متنازعہ امور میں ثالثی وفیصلے کروانے میں بھی۔ اور یہ مقاصد اسلام کی معرفت کی بنیاد پر ہو کہ اسلام مفید وصالح، عالی تہذیب یافتہ و مھذب زندگی قائم کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیا و آخرت میں اعلی ثمرات مہیا کرے۔ اور اسلام اپنے ماننے والے کو وہ اعلی زندگی مہیا کرنا چاہتا ہے جس کے بارے میں اللہ کا ارشاد صادق آتا ہے جس میں اس نے فرمایا ہے:"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انھیں زمین کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنادیا تھا اور خوف کے بعد انھیں امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائینگے"۔(سورۃالنور: ۵۵)

آج جبکہ امت مسلمہ مختلف راستوں کے دوراہے بلکہ کئی راستوں کے جنکشن پر کھڑی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا یقین کامل اور علم یقین حاصل کرلے کہ اس کی عزت و قوت اس کے اپنے دین کے ساتھ گہرے ربط و تعلق اور اپنی شریعت پر مکمل عمل اور اپنے نبی کی اتباع سنت میں پنہاں ہے۔ یہی کار آمد وفعال اسلحہ ہے جو امت سے تمام خطرات کو دور کرسکتا ہے اور یہی وہ زبردست آہنی لباس ہے جس کے ذریعے اس سخت آویزش اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در پیش ہیں۔ چنانچہ ارشادالٰہی ہے: "عزت تو اللہ کے لئے یا پھر اس کے رسول کے لئے اور اہل ایمان کے لئے ہے لیکن منافق لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے"۔ (سورۃ المنافقون: ۸)

مسلمانوں پر واجب یہ ہے کہ وہ موجودہ ہر اُس چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کریں جو انھیں دیا جارہا ہے اور جو ان کے دین پر کیچڑ اچھالنے کا سبب بن رہا ہے۔

اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ منحرف افکار و نظریات، گمراہ کن خیالات و مسالک اور بدصورت مشارب والے ان تمام لوگوں کی راہیں روکی جائیں اور ان کے لئے تمام دروازے بند کردیئے جائیں جو کہ گدلے پانی میں شکار کھیلنے کی نیت بدلئے ہوئے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کا بھی منہ بند کریں جو کہ ہر مسلمان کو زندگی کی صحیح ڈگر سے پھیر کر جو کہ ان کے دین سے حاصل شدہ ہے انھیں غلط راہوں پر چلانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی ملمع سازی وبلند بانگ دعوے کئے جارہے ہیں جو کہ جھوٹی چمک دمک لئے ہوئے ہیں وہ جعلی اقوال اور احمقانہ افکار کو بروئے کار لارہے ہیں۔ ان سب کی راہیں روکنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

۳ - دشمنان دین کی اسلام پر الزام تراشیوں کا اپنے عمل وکردار سے دفاع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا اہم امر یہ ہے کہ آج اسلام پر دشمنان دین اور حاقدین و معاندین طرح طرح کے الزامات ل-گا رہے ہیں جن سے اسلام کا دامن سراسر پاک و بری ہے اور یہ الزام تراشیاں صرف اس لئے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا جاسکے اور بنی بشر کو اسلام کے روشن و تابناک منہج سے دور ہٹایا جاسکے۔ لٰہذا عالم اسلام کے تمام افراد سے اس دین کا یہ بھرپور مطالبہ ہے کہ وہ اپنی ڈگر کو صحیح اور اپنا قبلہ درست کرلیں تاکہ ان کی غلط روشوں اور کردار کی خامیوں کمزوریوں کو لیکر دشمنان دین ہمارے اسلام کا حلیہ تو نہ بگاڑ کر پیش کرسکیں اور بغض و حقد سے ابلتے سینوں کے مالک لوگ اسلام کے تابناک و ضیاء افشاں حقائق کو مسخ کرنے کے لئے ہماری کوتاہیوں کو سیڑھی کے طور پر تو استعمال نہ کرسکیں۔

مسلمانوں پر اپنے دین کی طرف سے یہ واجب ہے کہ وہ صدق نیت و توجہ اور پرامن مقاصد کو پوری دنیا کے سامنے ثابت کردیں۔ اپنے اہداف و مقاصد کی بلندی سے دنیا کو روشناس کرادیں اور پورے عالم پر اصل و حقیقی اسلام کو واضح کردیں۔ وہ اسلام جو کہ وسیع معنوں میں رحم و کرم کا درس دیتا ہے، تمام تر باریکیوں کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، تمام تر شکلوں سے حسن سلوک کی تاکید کرتا ہے اور ہر ممکن طریقہ سے دین و دنیا اور دنیا و آخرت کی اصلاح کی فکر مہیا کرتا ہے۔

علماء و مفکرین کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیش آمدہ ہر مسئلہ پر گہری نظر ڈالیں اور اس مسئلہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری شریعت کے مسلمہ امور اور ہمارے عقیدہ کے قواعد واصول کے منافی نہیں اور نہ ہی امت اسلامیہ کے مفادات و مصالح کے مخالف ہیں۔اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ تمام تر مساعی اور کوششیں باہم متفق ہو کر نہ کی جائیں گی اور کتاب و سنت سے حاصل کردہ صحیح فہم کے ساتھ اپنے مواقف میں باہم نظم وضبط پیدا نہ کیا جائے، مکمل ہوش و حواس کے عالم میں اصلاح کی صدق دل سے نیت نہ ہو اور اس عالم کا پورا پورا ادراک نہ ہو جو کہ آج ایسے ایسے تغیرات وانقلابات کا موجیں مارتا سمندر بنا ہوا ہے اور جس کے امن واستقرار کو نت نئے تغیر و تبدل کی آندھیاں تہہ وبالا کررہی ہیں۔اس دنیا کا مکمل ادراک ایسے مضبوط قاعدے سے ہو جس میں کسی دینی قاعدے یا اصول میں کوئی کوتاہی نہ کی گئی ہو اور نہ ہی دین کے خصائص وامتیازات میں سے کسی سے دست برداری اختیار کی گئی ہو۔ارشاد الٰہی ہے:

اور بیشک میرا سیدھا راستہ یہی ہے،اسی کی اتباع و پیروی کرو اور دوسری پگڈنڈیوں پر مت چلو وہ تمھیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگی۔(الانعام: ۱۳۵)

آغاز سال اور صوم عاشوراء:

مسلمانو! اللہ کے مہینوں میں سے اس کا یہ حرمت والا ماہ محرم عظمت و حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے،اس کا مقام بڑا ہی بلند اور اسکی حرمت وعزت بہت ہی زیادہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے: ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے ماہ محرم کے دنوں کے روزے ہیں۔(صحیح مسلم)

اور اس ماہ محرم کے دنوں میں سے افضل ترین دن یوم عاشوراء(۱۰ محرم) ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم بھی فرمایا اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ(یوم عاشوراء کا روزہ) پچھلے پورے سال کا کفارہ ہو جائے گا۔

اور سنت یہ ہے کہ اس سے ایک دن پہلے ۹ محرم کا بھی روزہ رکھا جائے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد نبوی ہے: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ ضرور رکھوں گا۔(صحیح مسلم)

اگر ۹ محرم کا روزہ رکھنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو اس کے ایک دن کا روزہ رکھ لیں اور مکمل شکل یہ بھی ہے کہ عاشوراء سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھ لیا جائے۔

وصلی اللہ و سلم علی نبینا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئے سال کی آمد کی دعاء

ایک تحقیقی جائزہ

الحمدﷲ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد:

محترم قارئین! واٹسپ اور فیس بک وغیرہ پر ماہ محرم کی آمد سے پہلے یہ روایت: "كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَعَلَّمُونَ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ إِذَا دَخَلَ الشَّهْرُ أَوِ السَّنَةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ، وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْإِسْلَامِ، وَجِوَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمَنِ"۔ معجم الاوسط للطبرانی کے حوالے سے سینڈ کی جا رہی تھی۔ اتنے میں یکا یک ایک شخص کا پوسٹ میرے پاس پہنچا، جس میں انہوں نے معجم الاوسط للطبرانی سے روایت ہذا کے سند و متن اور امام طبرانی کے قول کو نقل کرنے کے بعد یہ کہا کہ: "اس حدیث میں رشدین بن سعد سے تفرد ہوا ہے اور رشدین محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (الفتوحات الربانية: 333/4)۔ ذہبیؒ نے اسے سیٔ الحفظ کہا ہے۔ شیخ البانی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ دیکھیے: سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة (ج 8/ص 6 حدیث رقم 3504)]"۔

اس کے بعد بہت سارے لوگوں نے، بطور خاص چند علماء کرام نے اسی پوسٹ پر اعتماد کرتے ہوئے روایت ہذا کو ضعیف سمجھا، پھر بعد میں مجھے فضیلۃ الشیخ عبدالشکور المدنی حفظہ اللہ نے بتایا کہ روایت ہذا کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الاصابۃ میں صحیح قرار دیا ہے۔ اس وقت دیگر مصروفیات کی وجہ سے راقم نے روایت ہذا پر غور و خوض نہیں کیا لیکن بعد میں مصروفیات سے فارغ ہونے کے بعد جب غور و خوض کیا تو معلوم ہوا کہ روایت ہذا حقیقت میں صحیح ہے۔ والحمدﷲ علی ذلک.

اب روایت ہذا کی مفصل تحقیق پیش خدمت ہے:

❁ امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد البغوی رحمہ اللہ (المتوفی: 317ھ) فرماتے ہیں:

"حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِىءٍ، عَنْ أَصْبَغَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عن حَيْوَةَ، عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ (زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ)، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَعَلَّمُونَ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ إِذَا دَخَلَ الشَّهْرُ أَوِ السَّنَةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ، وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ، وَالْإِسْلَامِ، وَجِوَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمَنِ"۔

[**ترجمہ**] سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام جب (نئے) مہینے یا سال میں داخل ہوتے تو ایک دوسرے کو یہ دعاء ایسے ہی سکھاتے تھے جیسے کہ ایک دوسرے کو قرآن سکھاتے تھے: "اے اللہ! اس (مہینے یا سال) کو ہمارے اوپر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شیطان کی پناہ اور رحمان کی رضامندی کے ساتھ داخل فرما"۔

[**تخریج**] معجم الصحابة للبغوی بتحقيق محمد الأمين الجكني: 543/3، ح:1539 واللفظ له والإصابة في تمييز الصحابة بتحقيق عادل و علی: 218/4 وتابع حيوة رشدين بن سعد عند المعجم الاوسط للطبرانی بتحقيق طارق و عبد المحسن: 221/6، 6241 و اسناده ضعيف لضعف رشدين وله شاهد عند المتفق والمفترق للخطيب البغدادی بتحقيق الدكتور محمد: 1463/3، ت:776 و اسناده ضعيف ايضا لتدليس ابن لهيعة۔

[**حکم حدیث**] هذا حديث موقوف و اسناده صحيح۔

❁ قال شيخ الاسلام ابن حجر العسقلانی رحمه الله: هذا موقوف على شرط الصحيح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[**مختصر تحقیق سند**] روایت ہذا کے تمام راوی ثقہ وصدوق ہیں۔

(1) أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بنُ هَانِیء النَّيْسَابُوْرِيُّ: یہ ثقہ راوی ہیں۔

❁ امام ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "**وهو ثقة صدوق**" (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم بتحقیق المعلمی:144/2، ت:472)

❁ امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ): "**الإِمَامُ، الحَافِظُ، القُدْوَةُ، العَابِدُ**" (سير أعلام النبلاء بتحقيق على ابو زيد:17/13، ت:10)۔

مزید اقوال کے لئے دیکھیں، حوالہ مذکور۔

(2) أَصْبَغُ بنُ الفَرَجِ بنِ سَعِيْدِ بنِ نَافِعٍ الأُمَوِيُّ: یہ بھی ثقہ راوی ہیں۔

❁ امام احمد بن عبد اللہ العجلی رحمہ اللہ (المتوفی:261ھ): "**لا بأس به، وفي مَوضِع آخر: ثقة صاحب سنة**" (تاريخ الثقات بتحقيق عبد العليم البستوي:233/1، ت:112)

❁ امام ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:261ھ): "**ثقة**" (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:113، ت:536)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد:304/3، ت:536۔

(3) عَبْدُ اللهِ بنُ وَهْبِ بنِ مُسْلِمٍ الفِهْرِيُّ: یہ بھی ثقہ راوی ہیں۔

❁ امام ابن معین رحمہ اللہ (المتوفی:233ھ): "**ثقة**" (تاريخ ابن معين (رواية الدوري) بتحقيق أحمد محمد:412/4، ت:5037)

❁ امام ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:261ھ): "**ثقة حافظ عابد**" (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:328، ت:3694)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد:277/16، ت:3645۔

(4) حَيْوَةُ بنُ شُرَيْحِ بنِ صَفْوَانَ التُّجِيْبِيُّ: یہ بھی ثقہ راوی ہیں۔

❁ امام ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "**وهو ثقة**" (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی: 307/3، ت:1366)

❁ امام ابن معین رحمہ اللہ (المتوفی:233ھ): "**ثقة**" (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی: 307/3، ت:1366 واسناده صحيح)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد:478/7، ت:1580۔

(5) أَبُو عُقَيْلٍ زُهْرَةُ بنُ مَعْبَدِ بنِ عَبْدِ اللهِ التَّيْمِيُّ المَدَنِيُّ: یہ بھی ثقہ راوی ہیں۔

❁ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی:277ھ): "**ثقة**" (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم بتحقيق المعلمی:615/3، ت:2786)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی:241ھ): "**شيخ ثِقَة**" (العلل ومعرفة الرجال بتحقيق وصي الله بن محمد عباس:116/3، ت:4483)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں: تهذيب الكمال للمزی بتحقيق الدكتور بشار عواد:399/9، ت:2008۔

(6) عبد الله بن هشام بن زهرة بن عثمان التيمي: یہ صحابی رسول ہیں۔

❁ امام ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی:261ھ): "**صحابي صغير**" (تقريب التهذيب بتحقيق محمد عوامة، ص:327، ت:3680)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[**نتیجه**] روایت ہذا موقوف ہے اور صحیح ہے۔ و الحمدللہ علی ذلک.

مذکورہ روایت سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جب انسان نئے مہینے یا سال میں داخل ہو تو اس کے لئے مذکورہ دعاء کا اہتمام کرنا جائز ہے لیکن واضح رہے ایک مسلمان کے نئے سال کا آغاز ماہ محرم سے ہوتا ہے نہ کہ ماہ جنوری سے۔

۞ اب چند باتیں بطور فائدہ پیش خدمت ہیں:

[**فائدہ نمبر: 1**] روایت ہذا المعجم الاوسط للطبرانی (بتحقیق طارق و عبد المحسن: 6/221، 6241) میں بھی ہے لیکن اس میں "أبي عقيل" سے روایت کرنے والا راوی "رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ" ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔ (کما قال الحافظ فی التقریب بتحقیق عوامة، ص: 209، ت: 1942 و انظر ایضا: تهذیب الکمال بتحقیق بشار عواد: 9/191، ت: 1911)۔

[**فائدہ نمبر: 2**] روایت ہذا کا ایک شاہد بھی ہے لیکن وہ ضعیف ہے:

۞ امام ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی: 463ھ) فرماتے ہیں:

"أخبرنا أبو حازم عمر بن أحمد بن إبراهيم الحافظ بنيسابور، أخبرنا أبو عمرو محمد بن جعفر بن محمد بن مطر المعدل، حدثنا إبراهيم بن علي الذهلي، حدثنا يحيى بن يحيى، أخبرنا عبد الله بن لهيعة، عن زهرة بن معبد، عن عبد الله بن السائب، وكان أدرك النبي صلى الله عليه وسلم قال: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعلمون هذا الدعاء كما يتعلمون القرآن إذا دخل الشهر والسنة: اللهم ادخله بالأمن والإيمان والسلامة والإسلام وجوار من الشيطان ورضوان من الرحمن"۔ (المتفق والمفترق بتحقيق الدكتور محمد صادق: 3/1463، ت: 776 والترغيب والترهيب للاصبهانى بتحقيق أيمن بن صالح: 2/128، ح: 1291 وتجريد الأسماء والكنى المذكورة في كتاب المتفق والمفترق للخطيب البغدادي بتحقيق شادي بن محمد: 2/ 33، وفيه: ...إذا دخل الشهر أو السنة... واسناده ضعيف، فيه ابن لهيعة وكان يدلس عن الضعفاء كما قال ابن حبان فى المجروحين بتحقيق محمود إبراهيم: 2/11، ت: 538)۔

۞ اب چند باتیں بطور تنبیہ پیش خدمت ہیں:

[**تنبیہ نمبر: 1**] معجم الصحابہ للبغوی میں: "حدثني إبراهيم بن هانىء بن أصبغ قال: أخبرني ابن وهب..." ہے جبکہ صحیح: "حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِىءٍ، عَنْ أَصْبَغَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ" ہے۔

اس کے کئی دلائل ہیں، ان ہی میں سے سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ- میرے علم کی حد تک- ائمہ جرح و تعدیل کے کسی بھی امام نے **ابراہیم بن ہانی** کے دادا کا نام **اصبغ** نہیں بتایا ہے اور نہ ہی **امام ابن وہب** کو ان شیوخ میں ذکر کیا ہے، اسی طرح **امام ابن وہب** کے تلامذہ میں **ابراہیم بن ہانی** کا بھی تذکرہ نہیں کیا ہے لیکن اس برعکس **ابراہیم بن ہانی** کے شیوخ میں **اصبغ** کا تذکرہ کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ انہوں نے ان سے سنا ہے، اسی طرح **امام ابن وہب** کے تلامذہ میں **اصبغ** کا بھی ذکر کیا ہے اور ساتھ میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ **اصبغ** ان کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ دیکھیں: (سير أعلام النبلاء بتحقيق على ابو زيد: 13/17، ت: 10 و تهذيب الكمال بتحقيق بشار عواد: 3/304، ت: 536 و 16/277، ت: 3645)۔

[**تنبیہ نمبر: 2**] امام طبرانی رحمہ اللہ رشدین والی روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "لَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ، تَفَرَّدَ بِهِ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ" "یہ حدیث عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے (اور) رشدین اس کو بیان کرنے میں منفرد ہے"۔ (المعجم الأوسط بتحقيق طارق و عبد المحسن: 6/221، 6241)

www.KitaboSunnat.com

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ رشدین روایت ہذا کو بیان کرنے میں منفرد نہیں ہے بلکہ حیوۃ بن شریح نے اس کی متابعت کی ہے۔ دیکھیں: (معجم الصحابة للبغوی بتحقیق محمد الأمین الجکني: 543/3، ح:1539)۔

[**تنبیہ نمبر: 3**] رشدین والی روایت پر امام ہیثمی رحمہ اللہ نے "وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ" کا حکم لگایا ہے۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد بتحقیق حسام الدین القدسي: 139/10، ح:17150)۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ "رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ" ضعیف راوی ہے۔ اور خود امام ہیثمی رحمہ اللہ نے "مجمع الزوائد" میں کئی جگہ رشدین کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد بتحقیق حسام الدین القدسي: 60/1، ح:202 و 89/1، ح:303 و 304 و 305) جو اس بات پر دال ہے کہ موضع ہذا میں موصوف رحمہ اللہ سے سہو ہو گیا ہے۔

[**تنبیہ نمبر: 4**] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الاصابہ میں رقمطراز ہیں: "وأخرج له أبو القاسم والبغويّ من طريق أصبغ..." (الإصابة في تمييز الصحابة بتحقيق عادل وعلى: 218/4)۔

راقم عرض کرتا ہے کہ شاید صحیح "وأخرج له أبو القاسم البغويّ من طريق أصبغ...." ہے یعنی "أبو القاسم" اور "البغويّ" کے درمیان واو نہیں ہونا چاہیے کیونکہ معجم الصحابہ کے مؤلف کا نام: امام ابو القاسم البغوی رحمہ اللہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[**تنبیہ نمبر: 5**] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الاصابہ میں رقمطراز ہیں: "وأخرج له أبو القاسم والبغويّ من طريق أصبغ، عن ابن وهب بسند الحديث الّذي أخرجه له البخاري في الشركة حديثا آخر" (الإصابة في تمييز الصحابة بتحقيق عادل وعلى: 218/4)۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ صحیح بخاری کی جس سند کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، وہ یہ ہے:

"حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الفَرَجِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ (بْنُ أَبِي أَيُّوب)، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،....." (صحیح البخاری: 2501)

اب معجم الصحابہ للبغوی اور صحیح بخاری، دونوں کی سندوں پر غور کریں گے تو یہ بات واضح ہو گی کہ دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ معجم الصحابہ میں امام ابن وہب کے شیخ "حیوۃ بن شریح" ہیں اور صحیح بخاری میں "سعید بن ابی ایوب" ہیں۔ اور حافظ رحمہ اللہ اس فرق کو جانتے تھے کیونکہ انہوں نے مذکورہ سند کی حدیث کو عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے ترجمے میں نقل کیا ہے، پھر بھی انہوں نے اس فرق کو واضح کئے بغیر مطلق طور یہ بات کیسے کہہ دی: "وأخرج له أبو القاسم والبغويّ من طريق أصبغ، عن ابن وهب بسند الحديث الّذي أخرجه له البخاري في الشركة حديثا آخر"۔ میں نہیں جان سکا۔

[**تنبیہ نمبر: 6**] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الاصابہ میں زیر بحث روایت پر حکم لگاتے ہوئے فرماتے ہیں: "هذا موقوف على شرط الصحيح" "یہ روایت موقوف ہے اور صحیح (بخاری) کی شرط پر ہے"۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ ابراہیم بن ہانی صحیح بخاری کے رجال میں سے نہیں ہیں، پھر بھی حافظ رحمہ اللہ نے "على شرط الصحيح" کہا، کیوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حافظ رحمہ اللہ نے اس طریق کو "على شرط الصحيح" کہا ہے جس طریق سے امام بغوی رحمہ اللہ نے روایت ہذا کی تخریج کی ہے۔ حافظ رحمہ اللہ کے الفاظ ملاحظہ ہو: "وأخرج له أبو القاسم والبغويّ من طريق أصبغ، عن ابن وهب بسند الحديث الّذي أخرجه له البخاري في الشركة حديثا آخر رواه عن الصحابة، ولفظه: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلّم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
يتعلّمون الدعاء كما يتعلمون القرآن إذا دخل الشّهر أو السنة: اللّهمّ أدخله علينا بالأمن والايمان، والسّلامة والإسلام، وجواز من الشّيطان، ورضوان من الرّحمن۔ وهذا موقوف على شرط الصحيح"۔

اصبغ بن الفرج سے لیکر ابوعقیل تک کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں اور ان تمام سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استشہاداً روایت لی ہے۔

[**تنبیہ نمبر: 7**] ابھی آج ہی میں نے ایک شخص کا آڈیو سنا جس میں وہ بندہ کہہ رہا ہے کہ واٹسیپ اور فیس بک پر بہت سارے احباب نئے سال یعنی ہجری سال کی ابتداء پر لوگوں کو مبارک بادیاں دے رہے ہیں اور اس سلسلے میں ایک حدیث بھی جو ہے معجم طبرانی سے پیش کی جارہی ہے حالانکہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو الضعیفہ کے اندر ضعیف قرار دیا ہے۔

راقم باادب عرض کرتا ہے کہ ہمارے بھائی! یہ حدیث نئے سال کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارک بادی دینے پر دلالت نہیں کر رہی ہے بلکہ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ جب ایک انسان نئے سال میں داخل ہو تو وہ درج ذیل دعاء کا اہتمام کرے اور دوسرے کو اس کی تعلیم بھی دے کیونکہ صحابہ کرام ایسا کیا کرتے تھے۔

رہا مسئلہ علامہ البانی رحمہ اللہ کی تضعیف کا تو اس کی بابت عرض ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے زیر بحث روایت کی صرف ایک سند کا ذکر کیا ہے اور پھر اسے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ سند راقم کے نزدیک بھی ضعیف ہے جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان کیا گیا ہے لیکن اس روایت کی ایک دوسری سند بھی ہے جو کہ صحیح ہے اور اس کا ایک شاہد بھی ہے جو کہ ضعیف ہے جیسا کہ گزشتہ سطور میں ذکر کیا گیا ہے۔

[**تنبیہ نمبر: 8**] ہمارے شیخ کفایت اللہ سنابلی حفظہ اللہ نے راقم کو یہ بات بتائی کہ کسی شخص نے اسے امام ابن وہب کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

تو اس کی بابت عرض ہے کہ:

(1) امام ابن وہب رحمہ اللہ کی تدلیس بالکل نادر ہے، دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ نہ کے برابر ہے کیونکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب طبقات المدلسین میں پہلے طبقے میں ذکر کیا ہے۔ دیکھیں: تعريف اهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس بتحقيق عاصم بن عبدالله القريوتي، ص:22، ت:17۔

اور اس طبقے کے مدلسین کی تدلیس مضر نہیں ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ تمام مدلسین کی تدلیس مضر ہے، ان کا یہ موقوف جمہور محدثین کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل التفات ہے۔

(2) اس کے اور بھی کئی جواب ہیں لیکن اسی پر اکتفا کیا جارہا ہے کیونکہ یہی کافی اور شافی ہے۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین۔

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی
اسلامک انفارمیشن سینٹر، اندھیری، ممبئی

29-ذی الحجہ-1438ھ
21-SEP-2017

Islamic Information Centre
اسلامک انفارمیشن سینٹر
"Welcome to Knowledge. Welcome to Understanding"
/islamicinformationcentre
/mumbaiiic
/+IslamicInformationCentre
/mumbaiiic
www.islamsmessage.com
/islamicinformationcentremumbai
KURLA : 6-Swastik Chamber, Below Kurla Nursing Home, Opp. Noorjhan-1, Pipe Road, Kurla (W), Mumbai - 70
ANDHERI : Andheri Bakery Compound, Next to Jumbo King, Andheri Stn.Jama Masjid, Andheri (W), Mum-58
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال نو کا جشن اور مسلمان

از : محمد حذیفہ ہردے پوری
مدرس مدرسہ قاسم العلوم تیوڑہ، مظفرنگر یوپی

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نئے سال کا جشن منایا؟ کیا صحابہ اکرامؓ نے آپس میں ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارک باد دی؟

کیا تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں اس رسم کو منایا گیا؟ کیا دیگر مسلمان حکمرانوں نے اس کے جشن کی محفلوں میں شرکت کی؟ حالانکہ اس وقت تک اسلام ایران، عراق، مصر، شام اور مشرقِ وسطیٰ کے اہم ممالک تک پھیل چکا تھا۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب ہر عقل مند شخص نفی میں دے گا۔ پھر آج کیوں مسلمان اس کام کو انجام دے رہے ہیں؟

آخر یہ کس نے ایجاد کیا؟ کون سی قوم نئے سال کا جشن مناتی ہے؟ کیوں مناتی ہے؟ اور اس وقت مسلمانوں کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟ ان چند سطور کے اندر اسی کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دنیا کے تمام مذاہب اور قوموں میں تیوہار اور خوشیاں منانے کے مختلف طریقے ہیں۔ ہر ایک تیوہار کا کوئی نہ کوئی پس منظر ہے اور ہر تیوہار کوئی نہ کوئی پیغام دے کر جاتا ہے، جن سے نیکیوں کی ترغیب ملتی ہے اور برائیوں کو ختم کرنے کی دعوت ملتی ہے؛ لیکن لوگوں میں بگاڑ آنے کی وجہ سے ان میں ایسی بدعات وخرافات بھی شامل کردی جاتی ہیں کہ ان کا اصل مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔ جیسے جیسے دنیا ترقی کی منازل طے کرتی گئی اور مہذب ہوتی گئی انسانوں نے کلچر اور آرٹ کے نام پر نئے جشن اور تیوہار وضع کیے انھیں میں سے ایک نئے سال کا جشن ہے۔

دراصل یہ نئے سال کا جشن عیسائیوں کا ایجاد کیا ہوا ہے، عیسائیوں میں قدیم زمانے سے نئے سال کے موقع پر جشن منانے کی روایت چلتی آرہی ہے، اس کی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کے عقیدے کے مطابق ۲۵ردسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی کی خوشی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسمس ڈے منایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں جشن کی کیفیت رہتی ہے اور یہی کیفیت نئے سال کی آمد تک برقرار رہتی ہے۔

نئے سال کے جشن میں پورے ملک کو رنگ برنگی لائٹوں اور قمقموں سے سجایا جاتا ہے اور ۳۱/دسمبر کی رات میں ۱۲/ بجنے کا انتظار کیا جاتا ہے اور ۱۲/ بجتے ہی ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاتی ہے، کیک کاٹا جاتا ہے، ہر طرف ہیپی نیو ایئر کی صدا گونجتی ہے، آتش بازیاں کی جاتی ہیں اور مختلف نائٹ کلبوں میں تفریحی پروگرام رکھا جاتا ہے، جس میں شراب و شباب اور ڈانس کا بھرپور انتظام رہتا ہے؛ اس لیے کہ ان کے تفریح صرف دو چیزوں سے ممکن ہے اوّل شراب دوسرے عورت۔

آج ان عیسائیوں کی طرح بہت سے مسلمان بھی نئے سال کے منتظر رہتے ہیں اور ۳۱/ دسمبر کا بے صبری سے انتظار رہتا ہے، ان مسلمانوں نے اپنی اقدار و روایات کو کم تر اور حقیر سمجھ کر نئے سال کا جشن منانا شروع کر دیا ہے؛ جب کہ یہ عیسائیوں کا ترتیب دیا ہوا نظام تاریخ ہے۔ مسلمانوں کا اپنا قمری اسلامی نظام تاریخ موجود ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے مربوط ہے جس کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے یہی اسلامی کیلینڈر رہے؛ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر کو اس کا علم بھی نہیں ہو پاتا۔

آج مسلمان نئے سال کی آمد پر جشن مناتا ہے کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ اس نئے سال کی آمد پر اس کی زندگی کا ایک برس کم ہو گیا ہے، زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک بیش قیمتی نعمت ہے اور نعمت کے زائل یا کم ہونے پر جشن نہیں منایا جاتا؛ بل کہ افسوس کیا جاتا ہے۔

گزرا ہوا سال تلخ تجربات، حسیں یادیں، خوشگوار واقعات اور غم والم کے حادثات چھوڑ کر رخصت ہو جاتا ہے اور انسان کو زندگی کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا پیغام دے کر الوداع کہتا ہے، سال ختم ہوتا ہے تو حیات مستعار کی بہاریں بھی ختم ہو جاتی ہیں اور انسان اپنی مقررہ مدت زیست کی تکمیل کی طرف رواں دواں ہوتا رہتا ہے۔ اسی کو شاعر نے کہا ہے:

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹادی

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں کسی چیز پر اتنا نادم اور شرمندہ نہیں ہوا جتنا کہ ایسے دن کے گزرنے پر جس کا سورج غروب ہو گیا جس میں میرا ایک دن کم ہو گیا اور اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
میرے عمل میں اضافہ نہ ہوسکا۔ (قیمۃ الزمن عند العلماء، ص:۲۷)

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ: اے ابن آدم! تو ایام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک دن گزر گیا تو یوں سمجھ تیرا ایک حصہ بھی گزر گیا۔ (حوالہ بالا)

یہ عمر اور زندگی جو ہم کو عطا ہوئی ہے وہ صرف آخرت کی ابدی زندگی کی تیاری کی خاطر عطا ہوئی ہے کہ ہم اس کے ذریعے آنے والی زندگی کو بہتر بناسکیں اور اپنے اعمال کو اچھا بناسکیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یہ ایام تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں، اچھے اعمال سے ان کو دوام بخشو۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ"۔ (ترمذی ۲/۵۸ قدیمی) ترجمہ: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول چیزوں سے بچے۔

یہ مختلف طرح کے جشن یہود ونصاریٰ اور دوسری قوموں میں منائے جاتے ہیں؛ جیسے: مدرز ڈے، فادرز ڈے، ویلنٹائن ڈے، چلڈرنز ڈے اور ٹیچرس ڈے وغیرہ؛ اس لیے کہ ان کے یہاں رشتوں میں دکھاوا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو الگ رکھا جاتا ہے، اولاد کو بالغ ہوتے ہی گھر سے نکال دیا جاتا ہے اور کوئی خاندانی نظام نہیں ہوتا؛ اس لیے انہوں نے ان سب کے لیے الگ الگ دن متعین کر رکھے ہیں جن میں ان تمام رشتوں کا دکھلاوا ہوسکے؛ مگر ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے اسلام نے سب کے حقوق مقرر کردیے ہیں اور پورا ایک خاندانی نظام موجود ہے؛ اس لیے نہ ہمیں ان دکھلاووں کی ضرورت ہے اور نہ مختلف طرح طے ڈے منانے کی؛ بل کہ مسلمانوں کو اس سے بچنے کی سخت ضرورت ہے؛ تاکہ دوسری قوموں کی مشابہت سے بچا جاسکے؛ اس لیے کہ ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غیروں کی اتباع اور مشابہت اختیار کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ". (ابوداؤد ۲/۲۰۳ رحمانیہ) ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انھیں میں سے ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس موقع پر مسلمانوں کو کیا رویّہ اختیار کرنا چاہیے جو قرآن واحادیث کی روشنی میں صحیح ہو؟

نئے سال سے متعلق کسی عمل کو تلاش کرنے کی کوشش کی تو قرون اولی کا کوئی اور عمل تو مل نہ سکا؛ البتہ بعض کتب حدیث میں یہ روایت نگاہوں سے گذری کہ جب نیا مہینہ یا نئے سال کا پہلا مہینہ شروع ہوتا تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو یہ دعا سکھاتے اور بتاتے تھے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَ الإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ، وَرِضْوَانٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَجِوَازٍمِّنَ الشَّيْطَانِ" (المعجم الاوسط للطبرانی ٦/٢٢١ حدیث: ٦٢٤١ دارالحرمین قاهره) ترجمہ:اے اللہ اس نئے سال کو ہمارے اوپر امن وایمان، سلامتی واسلام اوراپنی رضامندی؛ نیز شیطان سے پناہ کے ساتھ داخل فرما۔

اس دعا کو پڑھنا چاہیے؛ نیز اس وقت مسلمانوں کو دو کام خصوصا کرنے چاہئیں یادوسرے الفاظ میں کہ لیجیے کہ نیا سال ہمیں خاص طور پر دو باتوں کی طرف متوجہ کرتا ہے: (۱) ماضی کا احتساب (۲) آگے کا لائحہ عمل۔

ماضی کا احتساب

نیا سال ہمیں دینی اوردنیوی دونوں میدانوں میں اپنا محاسبہ کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ ہماری زندگی کا جوایک سال کم ہوگیا ہے اس میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟

ہمیں عبادات، معاملات، اعمال، حلال وحرام، حقوق اللہ اورحقوق العباد کی ادائے گی کے میدان میں اپنی زندگی کا محاسبہ کرکے دیکھنا چاہیے کہ ہم سے کہاں کہاں غلطیاں ہوئیں؛ اس لیے کہ انسان دوسروں کی نظروں سے تو اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو چھپا سکتا ہے؛ لیکن خود کی نظروں سے نہیں بچ سکتا؛ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا". (ترمذی ٤/ ٢٤٧ ابواب الزهد، بيروت) ترجمہ:تم خود اپنا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب کیا جائے۔

اس لیے ہم سب کو ایمان داری سے اپنا اپنا مؤاخذہ اورمحاسبہ کرنا چاہیے اورملی ہوئی مہلت کا فائدہ اٹھانا چاہیے؛ اس سے پہلے کہ یہ مہلت ختم ہوجائے۔ اسی کو اللہ جل شانہ نے اپنے پاک کلام میں ایک خاص انداز سے ارشاد فرمایا ہے: "وَأَنْفِقُوْا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ، وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ". (سورۂ منافقون، آیت/۱۰،۱۱) ترجمہ: اورجو کچھ ہم نے تمھیں دے رکھا ہے، اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہنے لگے اے میرے پروردگار مجھے تو تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں صدقہ کروں اورنیک لوگوں میں سے ہوجاؤں۔ اورجب کسی کا وقت مقرر آجاتا ہے پھر اسے اللہ تعالی ہرگز مہلت نہیں دیتا اورجو کچھ تم کرتے ہو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ تعالی اچھی طرح باخبر ہے۔

آگے کا لائحہ عمل

اپنی خود احتسابی اور جائزے کے بعد اس کے تجربات کی روشنی میں بہترین مستقبل کی تعمیر اور تشکیل کے منصوبے میں منہمک ہونا ہوگا کہ کیا ہماری کمزوریاں رہی ہیں اور ان کو کس طرح دور کیا جاسکتا ہے؟ دور نہ سہی تو کیسے کم کیا جاسکتا ہے؟

انسان غلطی کا پتلا ہے اس سے غلطیاں تو ہوں گی ہی، کسی غلطی کا ارتکاب تو برا ہے ہی اس سے بھی زیادہ برا یہ ہے کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور اسی کا ارتکاب کیا جاتا رہے۔

یہ منصوبہ بندی دینی اور دنیوی دونوں معاملات میں ہو جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ"۔ (مشكاة المصابيح ٢/٤٤١ كتاب الرقاق)

ترجمہ: پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جان لو (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) اپنی صحت و تندرستی کو بیماری سے پہلے (۳) اپنی مالداری کو فقر و فاقے سے پہلے (۴) اپنے خالی اوقات کو مشغولیت سے پہلے (۵) اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

آخرت کی زندگی کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار اسی دنیا کے اعمال پر منحصر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:" وَأَنْ لَيْسَ لِلإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعٰى، وَأَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى، ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الأَوْفٰى". (سورۂ نجم، آیت ۳۹، ۴۰، ۴۱)

ترجمہ: اور ہر انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی، اور بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی، پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر نیا سال خوشی کے بجائے ایک حقیقی انسان کو بے چین کر دیتا ہے؛ اس لیے کہ اس کو اس بات کا احساس ہوتا ہے میری عمر رفتہ رفتہ کم ہو رہی ہے اور برف کی طرح پگھل رہی ہے۔ وہ کس بات پر خوشی منائے؟ بل کہ اس سے پہلے کہ زندگی کا سورج ہمیشہ کے لیے غروب ہو جائے کچھ کر لینے کی تمنا اس کو بے قرار کر دیتی ہے اس کے پاس وقت کم اور کام زیادہ ہوتا ہے۔

ہمارے لیے نیا سال وقتی لذت یا خوشی کا وقت نہیں؛ بل کہ گزرتے ہوئے وقت کی قدر کرتے ہوئے آنے والے لمحاتِ زندگی کا صحیح استعمال کرنے کے عزم وارادے کا موقع ہے اور از

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرنو عزائم کو بلند کرنے اور حوصلوں کو پروان چڑھانے کا وقت ہے۔

ساتھ ساتھ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو ایک اہم امر کی طرف بھی متوجہ کر دیا جائے کہ مسلمانوں کا نیا سال جنوری سے نہیں؛ بل کہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے جو ہو چکا ہے اور ہم میں سے اکثروں کو اس کا علم بھی نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قمری اور ہجری سال کی حفاظت کریں اور اپنے امور اسی تاریخ سے انجام دیں؛ اس لیے کہ ہماری تاریخ یہی ہے؛ چونکہ ہر قوم اپنی تاریخ کو کسی خاص واقعے سے مقرر کرتی ہے؛ اس لیے مسلمانوں نے اپنی تاریخ کو خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں حضرت علی المرتضیٰؓ کے مشورے سے واقعہ ہجرت سے مقرر کیا۔

ہمیں ہجری سن دوسرے مروجہ سنین سے بہت سی باتوں میں منفرد نظر آتا ہے ہجری سال کی ابتدا چاند سے کی گئی اور اسلامی مہینوں کا تعلق چاند سے جوڑا گیا؛ تا کہ چاند کو دیکھ کر ہر علاقے کے لوگ خواہ پہاڑوں میں رہتے ہوں یا جنگلوں میں، شہروں میں بستے ہوں یا دیہاتوں میں؛ نیز دور دراز جزیروں میں رہنے والے حضرات بھی چاند دیکھ کر اپنے معاملات بہ آسانی طے کر سکیں اور انھیں کسی طرح کی کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ نہ اس میں کسی کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے اور نہ کسی مادی سبب کی احتیاج ہے۔ اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مساوات ہے اور ایک خصوصیت ہمہ گیری بھی ہے، اسلام نے ان خصوصیات کی حصانت وحمایت میں یہ پسند فرمایا کہ اسلامی مہینے ادلتے بدلتے موسم میں نہ آیا کریں۔ ذرا اسلام کے رکن چہارم ماہ رمضان کے روزوں پر غور کرو کہ اگر اسلام میں شمسی مہینہ مقرر فرما دیا جاتا تو نصف دنیا کے مسلمان ہمیشہ کے لیے آسانی میں اور نصف دنیا کے مسلمان ہمیشہ کے لیے تنگی وسختی میں پڑ جاتے۔ پس اسلام کی مساوات جہاں گیری کا مقتضا ہی یہ تھا کہ اسلامی سال قمری حساب پر ہو۔

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ حُسبانا بالضم مصدر ہے جو حساب کرنے اور شمار کرنے کے معنی میں آتا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی نے آفتاب وماہتاب کے طلوع وغروب اور ان کی رفتار کو ایک خاص حساب سے رکھا ہے جس کے ذریعے انسان سالوں، مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کا؛ بل کہ منٹوں اور سکنڈوں کا حساب بآسانی لگا سکتا ہے یہ اللہ جلَّ شانہ ہی کی قدرتِ قاہرہ کا عمل ہے کہ ان عظیم الشان نورانی کروں اور ان کی حرکات کو ایسے مستحکم اور مضبوط انداز سے رکھا کہ ہزاروں سال گذر جانے پر بھی ان میں کبھی ایک منٹ یا ایک سیکنڈ کا فرق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آتا، یہ دونوں نور کے کرے اپنے اپنے دائرے میں ایک معین رفتار کے ساتھ چل رہے ہیں: ”لا الشمس ينبغي لها أن تدرك القمر ولا الليل سابق النهار“ ہزاروں سال میں بھی ان کی رفتار میں ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آتا، قرآن کریم کے اس ارشاد نے اس طرف بھی اشارہ کردیا کہ سالوں اور مہینوں کا حساب شمسی بھی ہوسکتا ہے اور قمری بھی دونوں ہی اللہ تعالی کے انعامات ہیں یہ دوسری بات ہے کہ عام ان پڑھ دنیا کی سہولت اور ان کو حساب کتاب کی الجھن سے بچانے کے لیے اسلامی احکام میں قمری سن وسال استعمال کیے گیے اور چوں کہ اسلامی تاریخ اور اسلامی احکام سب کا مدار قمری حساب پر ہے؛ اس لیے امت پر فرض ہے کہ وہ اس حساب کو باقی رکھے۔ دوسرے حسابات شمسی وغیرہ اگر کسی ضرورت سے اختیار کیے جائیں تو کوئی گناہ نہیں؛ لیکن قمری حساب کو بالکل نظر انداز اور محو کردینا گناہ عظیم ہے جس سے انسان کو یہ بھی خبر نہ رہے کہ رمضان کب آئیگا اور ذی الحجہ اور محرم کب۔ (معارف القرآن ۳/۴۰۲، ۴۰۳)

نیز حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں: چونکہ احکام شریعت کا مدار حساب قمری پر ہے؛ اس لیے اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا معمول بنالے جس سے حسابِ قمری ضائع ہوجائے تو سب گنہگار رہوں گے اور اگر وہ محفوظ رہے تو دوسرے حساب کا استعمال بھی مباح ہے؛ لیکن سنتِ سلف کے خلاف ضرور ہے اور حساب قمری کا برتنا بہ وجہ اس کے فرضِ کفایہ ہونے کے لابُد افضل واحسن ہے۔ (ماخوذ از بیان القرآن ص: ۵۸، ادارۂ تالیفات اشرفیہ پاکستان) اس لیے ہمیں اپنی اس تاریخ قمری کو یکسر فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو غیروں کی مشابہت سے بچائے اور آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

❁ ❁ ❁

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر/عبدالعزیز السدحان
ترجمانی: عبدالمجید بن عبدالوہاب المدنی
داعیة: اسلامک سنٹر، العیون، الاحساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رواں سال کی رخصتی اور سال نو کی آمد

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے لائق وزیبا ہیں، ہم سب اس کی خوبی بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد اور معافی چاہتے ہیں، اور اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے کاموں کی برائی سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ جس کو اللہ راہ پر لگا دے اس کو کوئی بے راہ کرنے والا نہیں، اور جس کو بے راہ کر دے اسے کوئی راہ بتانے والا نہیں ہے، ہم سب اس کی گواہی دیتے ہیں، کہ اللہ ہی حقیقی معبود ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

ہم اس وقت ایک پل کے کنارے پر ہیں جسے ہم عنقریب پار کر لیں گے تاکہ ہمارے قدم دوسرے پل کے کنارے جالگیں ہم اپنے ایک قدم سے ایک پل کو پیچھے چھوڑ رہے ہیں اور دوسرے قدم سے اگلے پل کا استقبال کر رہے ہیں۔

ہم مکمل ایک سال کو الوداع کہہ رہے ہیں جس میں ہم نے اللہ کی توفیق سے جو چاہا جمع کیا اور چنانچہ ہم میں سے بہتوں کے حصہ میں صرف خسارہ رہا جبکہ بہتوں نے نفع اور نقصان دونوں اکٹھا کیا اور اب اپنے اپنے عزم وارادے کے مطابق نئے سال کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

گزراہوا سال:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يقلب اللليل والنهار إن في ذلك لعبرة لأولى الأبصار﴾ (النور ۴۴)

اللہ تعالیٰ ہی دن اور رات کو رد وبدل کرتا رہتا ہے، آنکھوں والوں کے لئے تو اس میں یقیناً بڑی عبرتیں ہیں۔

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وتلك الأيام نداولها بين الناس﴾ (آل عمران ۱۴۰)

ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔

﴿يغشى اللليل النهار يطلبه حثيثا﴾ (الأعراف ۵۴)

وہ رات سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے۔

اور سچ فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے، اور کون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو؟ اللہ تعالیٰ سے سچی بات والا اور کون ہوگا؟

وقت کی سبق رفتاری دنیا سے دور اور آخرت سے قریب بنا دیتی ہے اور ایک انسان ہر پل آخرت کی تیاری یعنی دنیا سے دور اور حساب وکتاب کے دن سے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: ارتحلت الدنيا مدبرة وارتحلت الآخرة مقبلة ولكل واحدة منها بنون، فكونوا من أبناء الآخرة، ولا تكونوا من أبناء الدنيا، فإن اليوم عمل ولا حساب، وغدا حساب ولا عمل (صحیح بخاری باب فی العمل وطولہ قبل حدیث ۶۴۱۷)

دنیا پیٹھ دکھا کر جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے، ہم میں سے کچھ دنیا کے بندے ہیں اور کچھ آخرت کے۔ دیکھو ان میں رہو جو آخرت کی خواہش کرتے ہیں اور ان میں مت رہنا جو ہر حال میں دنیا کے متلاشی رہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج عمل ہی عمل ہے حساب نہیں۔ کل حساب ہی حساب ہے اور عمل کی کوئی گنجائش نہیں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ہم ہر پل موت کی جانب رواں دواں ہیں — اور ہماری عمریں چند مراحل کی شکل میں لپیٹ دی جاتی ہیں

تقویٰ کے توشہ کے ساتھ دنیا سے کوچ کرو — تمہاری عمر چند روزہ زندگانی ہے

اور نہیں ہیں یہ روز و شب مگر چند مرحلے — موت کی طرف بلانے والا آگاہ کر رہا ہے

بڑی ہی تعجب خیز بات ہے اگر تم غور کرو — منزلیں طے ہو رہی ہیں اور مسافر بیٹھا ہے

بیتے ہوئے سال کی مناسبت میں ایک بلند پایہ ادیب نے اپنے خیالات و احساسات کو کچھ اس طرح قلمبند کیا ہے:

میں نے ایک نڈھال ہیولہ ایک ایسے راستہ پر چلتے ہوئے دیکھا جو ہموار ہے نہ پر خار جو پہاڑ کی چوٹی سے گزرتا ہے اور نہ سمندر کے ساحل سے جو بیابانوں سے گزرتا ہے نہ صرف پھلواریوں سے بلکہ وہ ہموار بھی ہے پر خار بھی، پہاڑی بھی ہے دریائی بھی، اس میں بیاباں بھی ہیں باغات بھی، اور وہ ساری چیزیں اور وہ تمام مخلوق جو اس میں رہتی وبستی ہے ایک ایسے لمبے راستے پر جو سفید لکیر کی مانند چمک رہا ہے جس کا ایک سرا مستقل تاریکی میں ہے اور دوسرا کوہرے میں روپوش ہے۔

میں نے وقت کے راستہ پر ایک ہیولہ دیکھا اور میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو خوابیدہ دنیا کو چیخ چیخ کر پکار رہا تھا کہ بیدار ہو جا، بیدار ہو جا، سال رخصت ہو رہا ہے کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ سب کچھ اتنی خاموشی سے ہو سکتا ہے؟

اس ایک رات میں ایک سال ختم ہو رہا ہے اور دوسرا جنم لے رہا ہے، کوچ کرنے والا اپنی یادوں، امیدوں، اور پریشانیوں کو سمیٹے ایسے کوچ کر جائے گا کہ وہ کبھی دوبارہ لوٹ کر واپس نہ آئے گا۔ اور آنے والا اپنے دونوں بازوں کو پھیلائے ہوئے آئے گا تا کہ وہ ہم میں سے کچھ کو اور ہماری زندگی کے کچھ حصوں کو لے لے اور اس کے عوض کچھ بھی ہم کو نہ دے۔

زندگی محض چند برسوں پر مشتمل ایک کہانی ہے؟ اور نفس محض کچھ یادیں، کچھ امیدیں اور کچھ پریشانیوں کا نام ہے ٠٠٠٠٠٠٠ اللہ فاضل ادیب کو بہتر بدلہ دے۔

کوچ کا وقت قریب آپہونچا:

سال اختتام پذیر ہونے والا ہے، اس کے چل چلاؤ کا وقت آچکا ہے وہ اپنے خیموں کو سمیٹ رہا ہے، اور اپنے کجاوہ کو کس رہا ہے اور یہی حال دنیا ہے یہاں ہر شخص کی زندگی میں سویرا آتا ہے لیکن کچھ ہی لوگ ہیں جو اپنے نفس کو آزاد کر پاتے ہیں اور اکثریت گڈھے میں جا گرتی ہے۔

سال اپنے اندر بہت ساری حکمتیں، عبرتیں حوادث اور نصیحتیں لئے ہوئے پورا ہو گیا اس کے ایام ایک ایک کر کے گزر گئے اور اس کا ایک ایک پور علحدہ ہو گیا۔ اور دے گیا اس بات کا پیغام کہ نہیں ہے حقیقی معنیٰ میں کوئی معبود سوائے اللہ کے، کتنے لوگوں کے حصے میں خوش بختی آئی اور کتنوں کے حصے میں محرومی اور بدنصیبی، کتنے بچے یتیم ہو گئے اور کتنی عورتیں رانڈ اور بیوہ ہو گئیں اور کتنے لوگ شریک حیات سے ہاتھ دھو بیٹھے، کتنے لوگ مریض تھے جو شفایاب ہو گئے اور کتنے صحت مند تھے جو موت کا شکار ہو کر زیر زمین دفن ہو گئے، کسی گھر میں اپنے عزیز کی وفات پر صف ماتم بسرا تو دوسرے گھر والے اپنے عزیز کو نئی شادی کی مبارکباد پیش کرتے نظر آئے، کسی گھر میں نئے مہمان کی آمد پر خوشی اور جشن کا سماں تھا تو دوسرا گھرا اپنے چراغ کے بجھ جانے پر مایوس، کسی نے شوق ملاقات میں گردن اونچی کی اور محبت کے گرم آنسو چھلکائے تو وہیں پر فراق اور جدائی کے صدمہ سے آنکھیں اشک بار ہوئیں، دکھ اور پریشانی فرحت وانبساط میں بدلی تو خوشی اور مسرت آزمائش اور پریشانی میں کسی نے دن کے ڈھلنے کی خواہش کی تا کہ سورج کے غروب ہونے کے ساتھ اس کے زخم مندمل ہو جائیں اور اس کی بے چینی کافور ہو جائے، تو دوسرے نے دن کے دراز ہونے اور اس کی سلامتی کی چاہت ظاہر کی تا کہ وہ اپنی خوشیوں کا خوب جشن منا سکے اور اس کی لذت سے لطف اندوز اور بہرہ ور ہو سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر کہتا ہے:

دن کچھ لوگوں پر مانند سال گزرتے ہیں — اور کچھ لوگوں پر سال دن کے مانند گزر جاتے ہیں

آسانیوں اور خوشیوں کے سال گزر گئے — گویا ہم اور وہ چند دن ہوں

اور اس کے بعد غموں کے دن ایسے لگے — جیسے ہم اور وہ ختم نہ ہونے والے سال ہوں

کوئی اپنی منزل مقصود پا کر اپنی بھاگ دوڑ بند کر دیتا ہے دوسرا اپنے رزق کے ٹھکانہ کی طلب میں سرگرداں رہتا ہے۔

ایک کی آمد ہوئی اور دوسرے نے رخت سفر باندھا، ایک کو بیماری لاحق ہوئی اور دوسرا درگور ہوا اور یہ سلسلہ جاری ہے، حالات بدل جاتے ہیں، اور لوگ بدل جاتے ہیں، منزہ ہے اللہ کی ذات کس قدر مستحکم ہے اس کا انتظام، اور کتنی عظیم ہے اس کی کاری گری، جس کو چاہتا ہے عزت بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل اور رسوا کر دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے اور جسے چاہتا محروم کر دیتا ہے اور یہ اس کا عدل ہے، تمہارا رب جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے وجود بخشتا ہے، چیزیں متواتر جاری ہیں جو عقلمند کی عبرت اور نصیحت میں اضافہ کرتی ہیں اور جاہل کو خواب غفلت سے بیدار کرتی ہیں، اور جو شخص اپنے گردو پیش کے ماحول سے سبق نہیں لیتا وہ اپنے آپ کو نقصان سے دوچار کر لیتا ہے۔

شاعر کہتا ہے:

میرے دوست میں کتنے جنازہ میں شریک رہا — لیکن میں اپنی اس حاضری سے فائدہ نہیں اٹھا سکا

بہت سی راتوں نے اپنے تعلق سے مجھے حیران کن چیزیں دکھائیں — اور بہت سے دن اور مہینے یوں ہی گزر گئے

کتنے برسوں نے مجھ سے بہت ساری چیزیں پوشیدہ رکھیں — مگر بہت سے امور واضح بھی رہے

زندگی کے ماہ و سال جس کی عبرت و نصیحت میں اضافہ نہ کر سکیں — ایسا شخص روشنی سے فائدہ نہیں اٹھاتا ہے

خواہشات کا تنوع:

سال کے اختتام پر لوگوں کی امیدیں اور خواہشات مختلف ہوتی ہیں اور ان کی سوچ بھی الگ الگ ہے کچھ لوگ خوش ہوتے ہیں تو دوسرے غمزدہ اور کچھ لوگ دونوں کے بیچ کچھ خوشی اور کچھ غم کی کیفیت میں ہوتے ہیں۔

ایک قیدی اپنے سال کے اختتام پر خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز اسے جیل سے آزادی کے قریب کرتی ہے اور اسے اپنی پریشانی کے دن دور ہوتے دکھتے ہیں، قیدی اپنے شب و روز کو شعلہ پر بیٹھے ہوئے انسان سے زیادہ شدت کے ساتھ ایک ایک کر کے گنتا اور شمار کرتا ہے، جبکہ قید سے پہلے مہینے اور سال لاشعوری، ناقدری میں گزرتے تھے گویا اس کی حالت شاعر کے اس شعر کے مطابق گزری۔

میں اب ایک ایک رات کو گنتا اور شمار کرتا ہوں — جبکہ میں نے ایک لمبا عرصہ راتوں کو گنے بغیر گزار دیا۔

سال کے اختتام پر ایک شخص خوش ہوتا ہے تاکہ کرایہ پر دئے ہوئے رہائشی مکانات زمین وجائداد کی اجرت وصول کرے اور پھر اس کو کام میں لائے دوسرا شخص اپنے پوسٹ اور عہدہ کی ترقی پر خوش ہوتا ہے اسی طرح کے دوسرے اور بہت سے مقاصد جن میں عظیم مقصد اخروی مقصد کا فقدان ہوتا ہے، پورے سال پیش آمدہ چیزوں کا محاسبہ اور مستقبل کا جائزہ لئے بغیر وقت اور سال گزرنے پر خوش ہونا محض دھوکا ہے۔

شاعر کہتا ہے:

ہم وقت گزرنے پر جشن مناتے ہیں — جبکہ ہر گزرا ہوا دن موت سے قریب کرتا ہے

موت سے پہلے آخرت کے لئے سنجیدہ کوشش کر لو — کیونکہ کام میں نفع اور نقصان دونوں ہوتا ہے

عقلمند وہ ہے جو اپنے ماضی سے سیکھ لیتا ہے، حاضر میں محنت کرتا ہے اور اپنے آنے والے دن کو کارآمد بنانے میں لگ جاتا ہے، زمانہ کی گردش، اور حالات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واشخاص کے بدلنے کی عظیم حکمت اللہ کے کمال عظمت اوراس کی قیومیت اوراس کے لازوال ہونے پر دلیل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿هو الأول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئى عليم ﴾(الحدید۳)

وہی پہلے ہےاوروہی پیچھے وہی ظاہر ہےاوروہی مخفی اوروہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے

وہی اول ہےاس سے پہلے کوئی چیز نہیں اوروہی آخر ہےاس کے بعد کوئی چیز نہیں وہی ظاہر ہےاس سے اوپر کوئی چیز نہیں اوروہی باطن ہےاس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اللہ کے سوا کوئی حقیقی معنیٰ میں معبود نہیں اس کی شان نرالی اوراس کی قدرت بڑی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿كل شئ هالك إلا وجهه ﴾(القصص ۸۸)

ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اسی کا منہ

ایک اور جگہ ارشاد ہے:﴿كل من عليها فان ويبقىٰ وجه ربك ذو الجلال والإكرام ﴾(الرحمٰن ۲۶،۲۷)

زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں صرف تیرے رب کی ذات جوعظمت اورعزت والی ہے باقی رہ جائے گی۔

وقت کا تدارک:

عقلمند پر لازم ہے اپنے وقت کا صحیح استعمال کرے اوراپنی سانسوں کو شمار کرے اوراپنے وقت کی حفاظت کا بڑا حریص ہواپنی عمرعزیز کا ایک ایک لمحہ صرف اسی چیز میں صرف کرے جواس کے لئے دنیا، برزخ اورآخرت میں نفع بخش ہو،عمرقلیل ہے اورموت قریب ہے اورمدت خواہ کتنی بھی لمبی ہومگراس کا وقت مقرر ہے۔

حضرت نوح۔علیہ السلام۔سے عرض کیا گیا جبکہ وہ اپنی قوم میں پچاس کم ایک ہزارسال ٹھہرے: آپ نے دنیا کو کیسے پایا؟انہوں نے جواب دیا:اس شخص کے مانند جوایک دروازے سے داخل ہوااوردوسرے سے باہرآ گیا۔

اے وہ شخص جس کواللہ تبارک وتعالیٰ نے صحت وتندرستی کی دولت سے نوازا ہے،تم عیش وعشرت اورلذتوں میں پڑے اپنی گزرتی ہوئی عمر پردھیان دو،موت تجھے اچانک دبوچ لے گی اس حال میں کہ تم اپنے آپ سے غافل ہوگے،اس وقت ندامت اوفسوس سے انگلیاں کاٹو گے۔مگراس وقت کی ندامت،فائدہ نہ دے گی اورنہ کوئی جائے فرار ہوگی۔

ذراسوچو صبح وشام جوآرام اورآسائش دنیا میں تمہیں حاصل تھیں اب ان کے پیچھے ایسی پریشانوں کا سامنا ہوگا جوایک پل میں ان تمام لذتوں کو بھلادیں گی۔ جب کہ اس کے برخلاف وہ شخص جس نے اپنے اوقات کواللہ کی اطاعت میں گزارا ہوگا لیکن دنیاوی زندگی میں تنگ حالی اوردیگر پریشانیوں سے دوچار تھا لیکن اب سختی کے بعد اسے ایسے سکھ میسر ہوں گے کہ وہ اپنی محتاجگی اوردکھ بھری زندگی کو بھول جائے گا۔

رسول ﷺ نے فرمایا:يؤتىٰ بأنعم أهل الدنيا من أهل النار يوم القيامة فيصبغ في جهنم صبغة ثم يقال له:يا ابن آدم،هل رأيت خيرا قط؟هل مر بك نعيم قط؟فيقول:لا والله يا رب!ما مر بي بؤس قط ولا رأيت شدة قط(صحیح مسلم باب صبغ انعم اہل الدنیا۲۶۶۷ بروایت انس رضی اللہ عنہ)

دن قیامت جہنمیوں سے اس شخص کولایا جائے گا جودنیاداروں میں خوب آسودہ تھااورعیش وعشرت کی زندگی گزاررہا تھا اسے جہنم میں ایک بارغوطہ دیا جائے گا اورپھراس سے دریافت کیا جائے گا کہ اے آدم کی اولاد کیا تم نے دنیا میں کبھی سکھ دیکھا تھا،کیا تجھ پرکبھی چین بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ کی قسم کبھی نہیں اے میرے رب اسی طرح اہل جنت سے ایک شخص کولایا جائے گا جودنیا میں سب لوگوں سے سخت تکلیف میں رہا ہوگا اسے جنت میں ایک بارغوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کی اولاد کیا تونے کبھی تکلیف کے دن بھی دیکھے ہیں کیا تجھ پرشدت اوررنج بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ کی قسم مجھ پرتو کبھی تکلیف نہیں گزری اورمیں نے تو کبھی شدت اورسختی نہیں دیکھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ گھاٹے اور نقصان کی بات نہیں ہے کہ راتیں بلا فائدہ کی گزرتی رہیں اور عمر گھٹتی رہے

اے اللہ خیر وخوبی کے ساتھ ہم سے سال رخصت ہو، نیا سال ہمارے لئے خیر وبھلائی کا سال ہو بلا شبہ تو سننے والا اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے

لمبی عمر نعمت یا سزا:

بندے پر ماہ وسال کا گزرنا نعمت بھی ہو سکتی ہے اور سزا بھی، لمبی عمر بذات خود نعمت نہیں ہے چنانچہ اگر کوئی انسان لمبی عمر پاتا ہے اور اس کو بھلائی میں صرف نہیں کرتا تو خود پر اللہ کی حجتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

امام احمد، ترمذی، حاکم نے ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق سے حدیث نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خير الناس من طال عمره، وحسن عمله، وشر الناس من طال عمره، وساء عمله (انظر حدیث رقم ۳۲۹۷ فی صحیح الجامع)

لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی ہوئی اور اس کے اعمال اچھے رہے، اور لوگوں میں بد آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی رہی اور اس کے اعمال برے رہے۔

شاعر کہتا ہے:

لمبی عمر کا ہونا قابل تعریف ہے اگر بندہ رحمان کا مراقبہ کرتا رہے

اور اس کے برعکس موت بہتر ہے اور خوش نصیب ہے وہ جسے ہدایت مل جائے

ایک دوسرا شاعر ایک ایسے شخص کے بارے میں کہتا ہے جس نے اپنی عمر سے فائدہ نہیں اٹھایا:

کھوسٹ بوڑھا اور بکثرت گناہ جس کے اٹھانے سے تھک ہار جائیں سواریاں

اس کے بالوں کو راتوں نے سفید کر ڈالا اور اس کے دل کو گناہ نے کالا کر دیا

آپ نے کیا آگے بڑھایا؟

یہ سال جس نے پیٹھ پھیر لیا اس کے ایام جو ختم ہو گئے مگر اس میں انجام دئے گئے بندوں کے اعمال محفوظ ہیں اور عنقریب ہر شخص اپنا کارنامہ دیکھے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء تود لو أن بينها وبينه أمدا بعيدا﴾ (آل عمران ۳۰)

جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔

ہر شخص اپنے کئے کو موجود پائے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ليهلك من هلك عن بينة ويحيىٰ من حي عن بينة﴾ (الأنفال ۴۲)

تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہوا اور جو زندہ رہے، وہ بھی دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے۔

ایک اور جگہ فرمایا: ﴿من عمل صالحا فلنفسه ومن أساء فعليها وما ربك بظلام للعبيد﴾ (فصلت ۴۶)

جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

دنیا کے تمام معاملات کے تعلق سے ایک بندہ سے پوچھ گچھ ہوگی، یوں تو اس کا رب بخوبی جانتا ہے لیکن پوچھ گچھ، تاکہ انسان خود پر اللہ کی حجتوں میں اضافہ کا سبب بن جائے۔

امام ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طریق سے حدیث نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لاتزول قدما ابن آدم يوم القيامة من عند الله حتى يسأل عن خمس: عن عمره فيما أفناه؟ وعن شبابه فيما أبلاه؟ وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقه؟ وما عمل فيما علم؟ (سنن ترمذی حدیث رقم: ۲۴۱۶)

روز قیامت آدم کی اولاد کے قدم اپنے رب کے پاس سے ہل نہیں سکتے یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کر لی جائے اسکی عمر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں کہ اس کو کہاں گزارا اس کی جوانی کے بارے میں اس کو کہاں لگایا اور مال کے بارے میں کہ اس کو کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو کچھ اس کے پاس علم تھا اس کے مطابق کہاں تک عمل کیا۔

ترمذی ہی کی ایک اور روایت جو بطریق ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ مروی ہے اس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

:لاتزول قدما عبد حتی یسأل عن أربع:عن عمره فیما أفناه ؟وعن علمه ما فعل فیه ؟وعن ماله من أین اکتسبه وفیما أنفقه؟وجسمه فیما أبلاه؟ (انظر حدیث رقم:۷۳۰۰ فی صحیح الجامع)

انسان کے قدم ٹل نہیں سکتے یہاں تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کر لی جائے اسکی عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں گزارا؟ اس کے علم کے متعلق اس نے کہاں تک عمل کیا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اس کو کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اس کے جسم کے بارے میں اس کو کہاں لگایا؟

لہٰذا چوکنا رہو زیادتی اور ہلاک ہونے سے۔

شاعر کہتا ہے:

میں اپنے کئے پر بڑا شرمسار ہوں　　　اور جو بھی خواہش نفس کی پیروی کرے گا وہ نادم ہوگا

کیا تم کو معلوم نہیں حساب تمہارے سامنے ہے　　　اور تمہاری طلب میں جو تمہارے پیچھے ہے وہ تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہے

خوف پیدا کرو تا کہ موت کے بعد بے خوف رہ سکو　　　بہت جلد عادل رب سے ملوگے

دنیا میں غافل رہنے والے کے لئے راحت نہیں ہے　　　جان لو کہ پاؤں پھسلنے پر وہ بڑا نادم ہوگا

اے وہ شخص جس نے اپنی عمر کو لایعنی چیزوں کے حصول میں ضائع کر دیا کیا تم کو معلوم نہیں کہ تم اپنے آپ پر گناہوں کا بوجھ بڑھا رہے ہو اور خود پر اللہ کی حجتوں میں اضافہ کر رہے ہو۔ صحت وتندرستی کی حالت میں تم نے کتنے سال گزارے لیکن اللہ کی اطاعت وبندگی کے ذریعہ اپنی صحت وتندرستی کا حق ادا نہیں کیا بلکہ الٹے صحت وتندرستی کے نشے اور دھوکے میں پڑے رہے، قیمتی اوقات کو بلامقصد ضائع کر دیا اور آخرت کے لئے کچھ نہ کر سکے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس:الصحة والفراغ (صحیح بخاری باب لاعیش الاعیش الآخرۃ حدیث رقم:۶۴۱۲)

اللہ کی عطا کی ہوئی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان کے بارے میں دھوکے اور خسارے میں پڑے ہوئے ہیں' ان میں سے ایک نعمت صحت اور تندرستی ہے اور دوسری نعمت فراغت اور فرصت ہے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ کچھ لوگ اپنی صحت صبح وشام چیک کرتے ہیں اور معمولی سا بھی عارضہ محسوس ہوتے ہی اس کی تشخیص میں وقت اور پیسے کی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے اور ایسا کرنا مشروع عمل بھی ہے لیکن تضاد یہ ہے کہ آپ اس شخص کو اپنے دل اور اپنے اعضاء کی اصلاح وطہارت میں غافل پاتے ہیں ایسی ہی کیفیت پر جوان ہوتا ہے اور پھر بوڑھا ہوتا ہے اور اسی پر وفات پا جاتا ہے۔

نیا سال:

ملت اسلامیہ اپنے نئے ہجری سال کا استقبال ان حالات میں کر رہی ہے کہ اس کا جسم زخموں سے لہولہان ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ ایک زخم مندمل نہیں ہو پاتا دوسرا ہرا ابھر آتا ہے، امت اسلام جہالت، جنگ، ناخواندگی، فقر وفاقہ، بھوک مری اور خوف ودہشت سے دوچار ہے اور یہ سب کچھ اخبارات وجرائد اور ریڈیو ٹیلی ویژن جیسے وسائل سے بالکل واضح ہے۔

مسلمانوں اور ان کی بستیوں پر مصائب کا ٹوٹنا اب کوئی نئی بات نہیں رہ گئی یہاں تک کہ بہت سارے اسلامی ممالک پر شاعر کا یہ قول صادق آتا ہے:

جس کسی جگہ کا بھی رخ کروگے　　　اسلام کو اس چڑیا کے مانند پاؤ گے جس کے دونوں بازو کتر دئے گئے ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو!

انصاف اور بصیرت کی نگاہ رکھنے والا ہر شخص اس بات سے آگاہ ہے کہ امت مسلمہ کو درپیش مشکلات اور مسائل خود ان کے گناہوں اور کرتوت کا نتیجہ ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفوعن كثير﴾(الشوریٰ ۳۰)

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پونچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہیں اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:﴿أولما أصابتكم مصيبة قد أصبتم مثليها قلتم أنى هذا قل هو من عند أنفسكم إن الله علىٰ كل شئ قدير﴾(آل عمران ۱۶۵)

کیا بات ہے کہ جب تمہیں ایک ایسی تکلیف پہونچی کہ تم اس جیسی دو چند پہنچا چکے تو یہ کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی آپ کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

امت مسلمہ کے مصائب کا تذکرہ:

امت مسلمہ کے مصائب اور زخموں کو گنانے کا مقصد معاذ اللہ ثم معاذ اللہ دلوں میں مایوسی اور نامرادی پیدا کرنا نہیں ہے کیونکہ ماضی اور حال کے تمام مشکلات کے باوجود قیامت تک اس امت میں خیر و بھلائی باقی رہے گی۔

امت مسلمہ کی زبوں حالی کے تذکرہ سے مقصود اس امت کے افراد میں زندگی کی نئی روح پھونکنا ،نید سے جگانا ،عزائم کو بیدار کرنا ،اخلاقی قدروں اور صحیح اسلامی غیرت وحمیت سے لیس کرنا ہے۔

دشمنان اسلام کی تقلید ان پر للچائی ہوئی نگاہ ڈالنے اور اسلامی اخلاق وآداب سے آزاد ہو جانے کے سبب عالم اسلام کے اکثر مسلمانوں کا حال قابل زار ہے یہ اور اسی طرح کے دوسرے اسباب انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلامی اقدار کے اوجھل ہونے کا سبب بن گئے ، بلکہ کچھ مسلمان تو اسلامی اخلاق وآداب سے نکلنے کے ساتھ ساتھ اعداء اسلام کے معاون ، آلہ کار اور ہم نوا بن گئے ، انہوں نے اپنی ذات اپنے قلم اور فکر کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے وقف کر دیا ایسے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے لئے بڑا خطرہ ہیں کیونکہ اغیار کی دشمنی اور عداوت تو عیاں ہے لیکن مسلمانوں میں شمار ہونے والے شخص کی شازش مخفی ہوتی ہے اور اس کی طرف سے پہونچنے والا نقصان بہت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اکثریت ان کی بدنیتی سے ناواقف ہوتی ہے اور یہ خطرہ اس وقت اور بھی بڑھ جاتا ہے جب اس کا شمار اسلام اور مسلمانوں کی حمایت اور دفع کرنے والوں میں ہو۔

باہمی روابط پر زور:

اسلام نے مسلمانوں کے درمیان باہمی روابط پر زور دیا ہے ، اور مل کر رہنے کی تاکید کی ہے ، آپسی بھائی چارگی اور شیرازہ بندی کا اسلام کس قدر خواہاں ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگائیں کہ مذہب اسلام نے تمام مسلمانوں کو ایک جسم اور ایک جان قرار دیا ہے ایک کی تکلیف سب کی تکلیف ہو ، ایک کا اندیشہ سب کا اندیشہ ہو۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ٍ المؤمنون كرجل واحد إن اشتكىٰ رأسه تداعىٰ له سائر الجسد بالسحر والحمىٰ ٍ (صحیح مسلم باب تراحم المؤمنین حدیث رقم: ۶۷۵۳)

سارے مؤمن ایک آدمی کے مانند ہیں اگر اس کے سر میں تکلیف لاحق ہو اس کا سارا جسم بخار اور بے خوابی سے دوچار ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ہی کی ایک دوسری روایت ان الفاظ میں مروی ہے :المؤمنون كرجل واحد إن اشتكىٰ رأسه اشتكىٰ كله وإن اشتكىٰ عينه اشتكىٰ كله ٍ (صحیح مسلم باب تراحم المؤمنین حدیث رقم: ۶۷۵۴)

سارے مؤمن ایک آدمی کے مانند ہیں اگر اس کے سر کو تکلیف پہونچے تو سارا بدن اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے اور اگر اس کی ایک آنکھ کو تکلیف لاحق ہو تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سارا بدن تکلیف سے دوچار ہوتا ہے۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٍ إن المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا وشبك أصابعهٍ (صحیح بخاری باب تشبیک الأصابع فی المسجد حدیث رقم: ۴۸۱)

ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے دیوار کے مانند ہے دیوار کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوطی فراہم کرتا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا۔

مذکورہ حدیثیں اسلامی اخوت اور اتحاد باہمی کی عکاسی کرتی ہیں، سارے مؤمن مسلم معاشرہ کے ایک دیوار کے مانند ہیں اور جب دیوار کا کوئی حصہ گرتا یا اسے نقصان لاحق ہوتا ہے تو، دوسری خوبی یہ بیان ہوئی کہ دیوار کی ایک اینٹ دوسرے کو قوت بخشتی ہے بعینہ اسی طرح ہر مسلمان ایک اینٹ کا کردار پیش کرتا ہے اسلام کے بڑے گھر میں۔

مسلمانوں کی حالت اپنے بھائیوں کے ساتھ:

اسلام نے مسلمانوں کی وحدت اور یکتائی کو صرف قریب رہنے والوں یا اپنے درمیان موجود بھائیوں تک ہی محدود نہیں کیا ہے بلکہ اس کا دائرہ قریب و بعید اور حاضر و غائب تک وسیع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ مدینہ سے باہر اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ تھے آپ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ٍ إن بالمدينة أقواما، ما سرتم مسيرا ولا أنفقتم من نفقة ولا قطعتم واديا إلا كانوا معكم وفيه وهم بالمدينة حبسهم العذرٍ (صحیح بخاری الجہاد ۳۵ حدیث رقم: ۲۸۳۹ بروایت انس کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تم مدینہ میں کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو کہ تم کوئی قدم نہیں چلے یا کچھ خرچ نہیں کیا یا کوئی وادی طے نہیں کی مگر وہ تمہارے ساتھ رہے ٍ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! وہ ہمارے ہمراہ کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ وہ مدینہ میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

حدیث رسول کے بمصداق ایک مسلمان کے لئے یہی بات زیب دیتی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے دکھ، سکھ، خوشی، غمی میں برابر کا شریک رہے چاہے وہ اس کے آس پاس میں رہنے والے ہوں یا دوری پر، انکی تکلیف پر تکلیف محسوس کرے ان کو غم لاحق ہونے پر رنجیدہ ہو ان کو خوشی حاصل ہونے پر خوشی کا اظہار کرے انکے نیک خواہشات کی تکمیل کی دعا کرے کیونکہ اسلام کا سفینہ ایک ہے جو اپنے سواروں کے مثبت اور منفی افعال و تصرفات سے متاثر ہوتا ہے۔

خود کی اصلاح:

اور جب بات ایسی ہے تو ہر مسلمان کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اس کی جانب سے اسلام میں کوئی افتراق وانشقاق واقع نہ ہو خواہ اس کا سبب اس کی ذاتی خامیاں ہوں یا دوسروں پر ظلم و زیادتی اس کی وجہ ہو، ہر مسلمان کو جاننا چاہیئے کہ اس سے اس کی ذات کے بارے میں خصوصا اور اس کی زیر کفالت رہنے والوں کے بارے میں عموما سوال کیا جائے گا۔

اس لئے اصلاح اپنی ذات سے شروع ہو اور پھر اصلاح کا دائرہ پاس پڑوس اور پھر پورے سماج تک وسیع ہو جائے۔

احساس ذمہ داری:

جب معاشرہ کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوئے طاقت بھر اس کی ادائیگی کی کوشش میں لگے گا تو از خود سوسائٹی میں سدھار آئے گا اور اسلام کو قوت ملے گی۔

جب مسلمان اپنے کمزور بھائیوں کا سہارا بنیں گے، ان کی مالی اعانت اور ان کے لئے دعائیں کریں گے اور ان کے وجدان و شعور میں ان کے ساتھ ہوں گے تو یہ چیزیں بدلاؤ کا سبب بنیں گی اور اللہ کے حکم سے ضرور نصرت و غلبہ حاصل ہوگا۔

اور جب علماء و مصلحین صحیح اسلامی عقیدہ و فکر کی نشر و اشاعت کا فریضہ انجام دیں، اور عبادات و معاملات اور سلوکیات کے تعلق سے لوگوں کی رہنمائی کریں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تو اس کے بھی اثرات پورے اسلامی معاشرہ پر یقینی طور پر مرتب ہوں گے۔

خلاصہ کلام:

یہ ایک عینی حقیقت ہے کہ معاشرہ کے جملہ افراد اگر اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے لگیں اور صحیح ڈھنگ سے اس کے ادائیگی کی کوشش میں لگ جائیں تو یہ چیز اللہ کے حکم سے اسلام اور مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب بن جائے، دراصل احساس ذمہ داری ایک بڑی اہم چیز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٍ کلكم راع و كلكم مسؤول عن رعيته ، والرجل راع فى أهله وهو مسؤول عن رعيته ،والمرأة راعية فى بيت زوجها وهى مسؤولهة عن رعيتها ،والخادم راع فى مال سيده وهو مسؤول عن رعيته والرجل راع فى مال أبيه وهومسؤول عن رعيته فكلكم راع و كلكم مسؤول عن رعيتهٍ (صحیح بخاری الجمعۃ ۱۱ حدیث رقم :۸۹۳ صحیح مسلم الإ مارۃ ۵ حدیث رقم :۱۸۲۹)

تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا غلام اپنے آقا و مالک کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، اور آدمی اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا تو سمجھ لو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔

ہم اللہ سے مدد کی درخواست کرتے ہیں تا کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے صحیح ڈھنگ سے عہدہ برآ ہوسکیں اور اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے تمام معاملات کی اصلاح فرمادے۔

نیک اعمال اور تزکیہ نفس:

نیکی کے کام کو بکثرت انجام دو، بھلائی کے کسی بھی کام کو معمولی مت سمجھو، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نیکی کا معمولی سا کام اپنے کرنے والے کو بہت بڑے اجر کا مستحق بنا دیتا ہے، حق بات کی وصیت اور صبر کی تلقین کرنے میں ہم آپس میں ایک دوسرے کے دست بازو بنیں، ہم میں کا ہر شخص بطور خاص اپنا جائزہ لے اور بطور عام دوسروں کا بھی جائزہ لیتا رہے تا کہ ہم کوتاہی کرنے والے سے واقف رہیں اور اس کی اصلاح کرسکیں۔

اسلام بشکل ایک سوسائٹی کے ہے اور سوسائٹی افراد سے بنتی ہے اگر معاشرہ کا ایک فرد اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو گویا اسلامی معاشرہ کے ایک حصہ کی اصلاح ہو جاتی ہے، اسی طرح ہم میں کا ہر فرد اسلامی سرحدوں کے کسی سرحد کا محافظ ہے، وہ اللہ سے ڈرے اور چوکنا رہے کہ کہیں اس کی بے احتیاطی اور بے خبری میں اس کی سرحد سے اسلام پر کوئی وار ہو جائے۔

عاشوراء کے دن کا صوم:

نفس کو نیکیوں کا خوگر بنا دینا تزکیہ نفس کے تعلق سے یہ بڑی کارآمد چیز ہے، اور یوم عاشور (دسویں محرم کا صوم) نیک کاموں میں سے ایک ہے، اس ایک دن کا صوم پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ٍصيام عاشوراء يكفر سنة ماضيةٍ (اس حدیث کی تخریج امام ترمذی نے ابوقتادۃ کے طریق سے کی ہے انظر حدیث رقم :۳۸۰۶ فی صحیح الجامع)

صوم عاشوراء کے بارے میں مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ پچھلے ایک سال کے گناہ کو مٹا دے گا،،

آپ ﷺ نے خود عاشورہ کے دن کا صوم رکھا اور اس سے ایک دن پہلے کے صوم کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ آپ نے فرمایا: ٍلئن بقيت إلىٰ قابل لأصومن التاسعٍ (مسند احمد ۱/۲۲۴، سنن ابن ماجہ الصیام حدیث رقم ۱۷۳۶)

اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو ضرور نویں کا صوم رکھوں گا۔

اے اللہ ہمارے لئے، اسلام اور مسلمانوں کے لئے تو اس سال کو خیر و برکت کا سال بنا دے۔ درود و سلام نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر آپ کے جملہ آل